از عدالتِ عظمیٰ

ریاست اوریسا اور دیگران

بنام

سبرم بارال (سمارم بارائی)

تاریخ فیصلہ: 10 مئی 1996

[کے راماسوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908:

دفعہ 115، حکم 9، قاعدہ 13- نظر ثانی-دائرہ کار-یک طرفہ فرمان کو الگ کرنے کی درخواست-ٹرائل کورٹ 50 روپے کی ادائیگی کے تابع ایک طرفہ ڈگری کو کالعدم قرار دے رہی ہے- نظر ثانی میں عدالت عالیہ نے ٹرائل کورٹ کے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہوئے فیصلہ کن قرض دہندہ کو ڈیکریٹل رقم اور 7,500 روپے کی لاگت بھی جمع کرنے کی ہدایت کی- قرار پایا کہ، عدالت عالیہ نے اپنے دائرہ اختیار سے تجاوز کیا- نظر ثانی کا فیصلہ کرتے وقت، عدالت عالیہ کو اس بات پر غور کرنے کی ضرورت تھی کہ آیا ٹرائل کورٹ نے ایک یکطرفہ ڈگری کو کالعدم قرار دینے کے لیے حقائق پر مناسب طریقے سے غور کیا اور کیس میں مداخلت کا مطالبہ کیا گیا۔عدالت عالیہ کا حکم کالعدم قرار دیا گیا اور ٹرائل کورٹ کا حکم بحال کیا گیا۔

Basharat Saleem
2025.06.27 14:15
I attest to the accuracy and integrity of this document

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 9055، سال 1996۔

سی آر نمبر 694، سال 1991 میں اڑیسہ عدالت عالیہ کے 8.1.92 کے فیصلے اور حکم سے۔

اندراجیت رائے، ایڈوکیٹ جنرل، اڑیسہ اور پی این مشرا اپیل گزاروں کی طرف سے۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اگرچہ مدعاعلیہ کو 5 اگست 1992 کو نوٹس جاری کیا گیا تھا، لیکن آج تک نہ تو غیر استعمال شدہ کور اور نہ ہی اعتراف واپس موصول ہوا ہے۔ ان حالات میں یہ سمجھا جانا چاہیے کہ نوٹس جاری کیا گیا ہے۔

اجازت دی گئی۔

واحد سوال یہ ہے کہ کیا عدالت عالیہ اپیل کنندہ کو ایک یکطرفہ فرمان کو کالعدم قرار دینے کی شرط کے طور پر 7,500 روپے کی لاگت کے ساتھ ڈیکریٹل رقم جمع کرنے کی ہدایت دے سکتی ہے؟ مدعاعلیہ نے اپیل گزاروں کے خلاف روپے 1,46,820 کی رقم وصول کرنے کے لیے دعویٰ دائر کیا۔ دعویٰ یک یکطرفہ قرار دیا گیا۔ اپیل کنندہ نے ایک یکطرفہ ڈگری کو کالعدم قرار دینے کے لیے آرڈر 9 قاعدہ 13 سی پی سی کے تحت درخواست دائر کی ہے۔ ٹرائل کورٹ نے 50 روپے کی ادائیگی کے تابع ایک یکطرفہ ڈگری کو کالعدم قرار دے دیا۔ عدالت عالیہ نے سی آر نمبر 91/694 میں 8 جنوری 1992 کے متنازعہ حکم میں نظر ثانی کی اجازت دی اور ٹرائل کورٹ کے حکم کو کالعدم قرار دیا اور اپیل گزاروں کو ڈکریٹل رقم اور اخراجات جمع کرنے کی ہدایت کی۔ سی پی سی کا حکم 41، قاعدہ 1(3) اس طرح فراہم کرتا ہے:

"چاہے اپیل رقم کی ادائیگی کے ڈگری نامے کے خلاف ہو، اپیل کنندہ، ایسے وقت کے اندر جس کی اپیلٹ عدالت اجازت دے، اپیل میں متدعویہ رقم جمع کرے یا اس سلسلے میں ایسی ضمانت پیش کرے جو عدالت سوچے۔

Basharat Saleem
2025.06.27 14:15
I attest to the accuracy and integrity of this document

جب ٹرائل کورٹ کے ڈگری خلاف دائر اپیل پر اپیل کے اختیار کا استعمال کیا جاتا ہے، تو عدالت حقائق کی صورتحال کی بنیاد پر منی فرمان پر عمل درآمد پر مشروط روک لگانے کے لیے عدالتی صوابدید کا استعمال کرتی ہے۔اس معاملے میں ٹرائل کورٹ کے ایک یکطرفہ ڈگری نامے کے خلاف عدالت عالیہ میں کوئی اپیل نہیں ہے۔ٹرائل کورٹ نے خود لاگت کی ادائیگی کے تابع ایک یکطرفہ ڈگری کو کالعدم قرار دے دیا۔جب نظرثانی کی گئی تھی، تو عدالت عالیہ کو اس بات پر غور کرنے کی ضرورت تھی کہ آیا ٹرائل کورٹ نے ایک طرفہ ڈگری کو کالعدم قرار دینے کے لیے حقائق پر مناسب طریقے سے غور کیا اور کیس میں مداخلت کا مطالبہ کیا گیا۔یہ اپیل گزار کو پوری ڈیکریٹل رقم اور 7,500 روپے کی لاگت جمع کرنے کی ہدایت دینے میں اپنے دائرہ اختیار سے تجاوز نہیں کر سکتا۔ریاست کی طرف سے دی گئی وضاحت بالکل جائز ہے کیونکہ کوئی بھی غلطیوں کی ذمہ داری نہیں لیتا ہے۔ہر ایک دوسرے پر بکس منتقل کرے گا۔بالآخر، یہ عوامی انصاف ہو گا جو نقصان پہنچے گا اور خطرے میں پڑے گا۔ان حالات میں، عدالت عالیہ کا حکم اور مقدمے کی سماعت کو الگ کر دیا جاتا ہے۔

عدالت بحال ہو جاتی ہے۔

اس کے مطابق اپیل کی اجازت ہے۔کوئی لاگت نہیں۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Basharat Saleem
2025.06.27 14:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document